قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۴ صلح ۱۳۴۴ ہش ۹ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۱۴ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جنوری۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت دارالسلام (ٹانگانیکا) پہنچ گئے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب مورخہ ۳ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اندر کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو

جو شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی سچی تبدیلی اپنے اعمال میں نہیں دکھاتا وہ خطرہ میں ہے

"ہماری جماعت کو جس سے بعض لوگ بغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) یاد رکھنا چاہیئے کہ میں اپنے مخالفوں سے باوجود ان کے بغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھلاوے وہ قرآن شریف کی تعلیم پر سچی عامل ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر بھی اس غرض کو پورا نہیں کرتا اور سچی تبدیلی اپنے اعمال سے نہیں دکھاتا وہ یاد رکھے کہ وہ دشمنوں کی اس مراد کو پورا کر دے گا وہ ان کے سامنے تباہ ہو جائے گا۔

یہ قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے وہ قوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس جماعت میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ ہو گا۔ پس تمہیں چاہیئے کہ کامل تبدیلی کرو اور جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ٹھہرو۔"

(تقریروں کا مجموعہ ص۴۳ و ص۴۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ پیغام

دوستوں کو چاہیئے کہ تفہیمات ربانیہ کی کثرت سے اشاعت کریں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کتاب تفہیمات ربانیہ کا دوسرا ایڈیشن کافی اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے میں نے ۱۹۳۰ء میں پہلی طبع کے وقت بھی احباب جماعت کو تحریک کی تھی۔ یہ ایک مفید کتاب ہے۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۱/۱/۶۵

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ جنوری ۶۵ء

اشاعتِ اسلام کے راستے میں ایک بہت بڑی روک

ایک اسلام پسند ہفت روزہ سے :-

"غالباً آج سے آٹھ سال قبل کوہاٹ میں ایک دیہاتی پٹھان نے مقامی ڈپٹی کمشنر کو بندوق کی ایک گولی سے ہمیشہ کی نیند سلا دیا تھا۔ قاتل فرار ہونے کی بجائے تھانے جا پہنچا اور خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا مقدمے کے دوران مجسٹریٹ نے ملزم سے دریافت کیا کہ :-

"تمہیں صاحب کے خلاف کیا شکایت تھی کہ تم ان کے قتل پر آمادہ ہوگئے کیا ان کی عدالت میں تمہارا کوئی مقدمہ زیرِ سماعت تھا کیا تمہاری زمین کا لگان ادا کرنے کا تقصہ تھا؟"

ملزم نے ان تمام باتوں سے انکار کرتے ہوئے کہا :-

"میری ماں سخت بیمار تھی میں نے منت مانی تھی کہ اگر یہ اچھی ہوجائے تو میں ضلع کے ایک بڑے کافر کی قربانی پیش کردوں گا۔ میری یہ دعا قبول ہوئی، میری ماں صحتیاب ہوگئیں اور میں نے اپنی منت پوری کرنے کے لئے ضلع کے سب سے بڑے کافر کو گولی کا نشانہ بنا دیا"۔

ملزم کا یہ بیان اور اس کا اقدام خواہ کیسا ہی بھیانک ہو لیکن اس دَور کے مذہبی رجحان کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے"۔

(شہاب مورخہ ۱۰ر جنوری ۶۵ء)

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ابھی تک ایسے جاہل لوگ موجود ہیں جو "کافر" یعنی کسی غیر مذہب والے کو بلا کسی اور وجہ کے محض اختلافِ مذہب کی بناء پر قتل کر دینا یا مار دینا نہ صرف جائز بلکہ کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج بھی ایسے شقی القلب انسان موجود ہیں جو نہ صرف وقتی جذبات کے زیرِ اثر بلکہ حرص اور لالچ کی وجہ سے دوسروں کی جان لے لیتے ہیں اخبارات میں ایسے واقعات روزانہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہندوستان یا بھارت ایک ایسا ملک ہے جس میں مسلمانوں کا قتل اجتماعی سطح پر بھی جائز سمجھا جاتا ہے اور جب سے آزادی حاصل ہوئی ہے ہندوؤں نے منظم طور پر فسادات برپا کر کے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا ہے اور ان کے مکان اور کاروبار لوٹ کر ان کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہندوستان میں یہ جبر اختلافِ مذہب کی وجہ سے ہی کیا جاتا ہے مگر تعجب ہے کہ ہندو یہ جبر صرف مسلمانوں کے ہی خلاف اختیار کرتے ہیں۔ فی الحال جینیوں، سکھوں عیسائیوں وغیرہ کے خلاف نہیں کیا جاتا۔ ہندو تاریخی طور پر ایک پرلے درجہ کی متعصب قوم ہے۔ مذہبی جذبات کے ساتھ ساتھ سیاسی جذبات بھی کام کرتے ہیں۔ پھر ان میں نسلی جذبات بھی نہایت گہرے ہیں۔ یہ مثال ہندوستان میں نہایت نمایاں ہے کہ نسلی بناء پر ہندوؤں نے انسانوں کو ذاتوں پر تقسیم کر رکھا ہے۔ اور نہ صرف اچھوت ہی اس ملک میں بحیثیت مجموعی کبھی اوپر نہیں آسکے ہیں بلکہ جو انسان کسی ورن یا ذات میں پیدا ہوا ہے وہ اپنا ورن کبھی تبدیل نہیں کر سکتا اور ایک ذات سے نکل کر دوسری میں شامل نہیں ہو سکتا۔ آریوں نے نظری طور پر انہیں کچھ تبدیلی کرنے کی کوشش کی ہے مگر عملاً ان کو بھی ناکامی ہوئی ہے۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ ہے۔ سوال یہاں جس پر ہم غور کرنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ ہندوستان میں منظم طور پر مسلمانوں ہی کو کیوں ظلم و ستم کا شکار بنایا جاتا ہے دوسرے مذاہب والوں کو کیوں نہیں بنایا جاتا۔ یہاں تک کہ ایسے مظالم عیسائیوں پر بھی روا نہیں رکھے جاتے حالانکہ عیسائیت بھی ایک پردیسی مذہب ہے۔ حکومت نے بعض پابندیاں عیسائی مشنوں پر ضرور لگائی ہیں لیکن ہندوستان کی متعصب تنظیمیں مثلاً راشٹر یہ سیوک سنگھ وغیرہ عیسائیوں پر وہ نظرِ عنایت نہیں کرتیں جو مسلمانوں پر کرتی ہیں۔ الغرض مسلمانوں کو نشانہ ظلم و ستم بنانے میں ایک خاص انفرادیت حاصل ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ایک وجہ تو ظاہر ہے۔ انگریز سے پہلے ہندوستان پر مسلمانوں کی بطور حکومت فاتحہ کے حکومت تھی۔ اگرچہ باہر سے آنے والے مسلمان آخر کار یہیں کے باشندے ہو کر رہ گئے تھے۔ اور یہاں کے اصل باشندوں سے مل گھل گئے تھے مگر خود ہندوؤں کی ذات پات کی وجہ سے یہاں وہ قومی اختلاط پیدا نہیں ہو سکا جو دوسرے ممالک میں ہوتا رہا ہے۔ یہ ایک وجہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کو غیر ہی سمجھتے رہے ہیں اور ان کا محکوم ہونے کی وجہ سے ان سے نفرت دل میں پالتے رہے ہیں۔ اب جبکہ اسلامی حکومت قائم نہیں رہی اور وہ آزاد ہو گئے ہیں یہ جذبۂ نفرت احساس کمتری سے بدل کر احساس برتری کی صورت اختیار کر گیا ہے اور متعصب لوگ عوام کے اس جذبہ سے فائدہ اٹھا کر چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا نام و نشان ہی ہندوستان سے مٹا دیا جائے اس لئے وہ عوام کو اکساتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں نے اگرچہ عام طور پر یہاں نہایت منصفانہ حکومتیں قائم کی ہیں لیکن فاتح اور مفتوح کا امتیاز ہمیشہ قائم رہا ہے۔

الغرض یہ ایک بڑی نمایاں وجہ ہے کہ ہندو مسلمانوں سے خاص طور سے نفرت کرتے ہیں وہ اپنی محکومیت کا نام و نشان مٹانا چاہتے ہیں اور عام حالات میں یہ جذبہ قدرتی ہے۔ یہ دلیل اس وجہ سے کم اثر ہو جاتی ہے کہ انگریز نے بھی یہاں حکومت کی ہے جو عیسائی مذہب کے پابند ہیں۔ عیسائیوں سے زیادہ مسلمانوں سے کیوں نفرت کی جاتی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں کے تعلق میں ہندوؤں کی یہ ذہنیت تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ ہمارا جواب سیدھا ہے اور وہ یہ ہے کہ کی جا سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دوسری اقوام کی طرح اسلام کے متعلق جبر وغیرہ کی جو غلط فہمیاں ہندوؤں کے دلوں میں جاگزین ہو گئی ہیں اسلام کا صحیح چہرہ دکھا کر یہ غلط فہمیاں ان کے دلوں سے نکالی جائیں۔ غالی قسم کے لوگ تو ہر قوم میں ہمیشہ ہی رہے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر ہندوؤں کے سامنے صحیح اسلام پیش کیا جاوے تو ننانوے فی صدی یقین ہے کہ عوام و خواص کے دلوں سے اسلام اور مسلمانوں کی نفرت دور کی جا سکتی ہے۔

ہندوؤں کے دل میں بھی دوسری اقوام کی طرح یہ بات جاگزین ہو چکی ہوئی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے اور ہمیں اس بات کے اعتراف سے کوئی امر مانع نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں بہت سے واقعی ایسے واقعات غلط کار لوگوں کی وجہ سے موجود ہو گئے ہیں جن سے یہ غلط فہمی تقویت پکڑتی رہی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ امر ہے کہ اسلامی اہلِ علم حضرات کا ایک بہت بڑا طبقہ جہاد کے غلط معنی سمجھ رہا ہے اور اس نے قرونِ اولیٰ کی سراسر مدافعانہ جنگوں سے نہایت غلط طور پر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام کی اشاعت کو واقعی تلوار کے ساتھ ایک گونہ تعلق ہے۔ اور نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں بھی بعض برخود غلط اہلِ علم حضرات نے اسلامی جہاد کا سراسر غلط تصور پیش کیا ہے۔ اور اس کے لئے نہایت عجیب و غریب قسم کا فلسفہ گھڑا ہے اور یہاں تک جسارت کی ہے کہ خود رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بھی نعوذ باللہ مورد الزام ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ وعظ و نصیحت کا جب اثر نہ ہُوا تو نعوذ باللہ آپ نے تلوار اٹھا لی۔ اور ان مولوی صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ تلوار سے قلبہ رانی کے بغیر تبلیغ کی تخم ریزی بے سود ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ آج ایک خاص گروہ نے عملاً اس شخص کا اتنا پراپیگنڈا کیا ہے کہ دشمنانِ اسلام جہاد کے غلط تصور کے ثبوت میں اس شخص کی تصانیف کو پیش کرتے ہیں اور غضب یہ ہے کہ ایک طرف ہندوستان اور دوسری طرف امریکہ و یورپ میں جو اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پنڈتوں اور پادریوں نے پیدا کی ہوئی ہیں ان کو بے حد تقویت پہنچی ہے۔

آج زمانہ یہ تھا کہ ہم اسلام کو جیسا کہ وہ ہے بطور ایک علمی دین کے دنیا کے سامنے پیش کریں اور اس کے راستہ سے وہ روکیں جو غلط کار علماء اور حکمرانوں نے جہاد اور قتلِ مرتد وغیرہ مسائل ایجاد کر کے پیدا کر رکھی ہیں ان کو ہٹائیں اور دکھائیں کہ دین کے متعلق اسلام ہی نے یہ اصول ڈنکے کی چوٹ پیش کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

مگر معلوم نہیں اسلام کے بظاہر دوست مگر حقیقی دشمن اس کئے کرائے کام پر بھی پانی پھیرنے پر کیوں اُدھار کھائے ہوئے ہیں جو بعض صحیح الخیال مسلمانوں نے ہندوستان، امریکہ اور یورپ میں کیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے غلط نظریات کو اسلام پر تھوپ کر ایسی ذہنیت کے مسلمان پیدا کئے ہیں جس کی مثال اس مضمون کے آغاز کے حوالے میں ملتی ہے۔ اور یہ مودودی صاحب کے ساتھیوں کو بھی بھیانک معلوم ہوتا ہے۔

✝

دو دوستوں کا ذکرِ خیر

۱۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم باجوہ ایڈووکیٹ

۲۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سیکنڈ ماسٹر

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گزشتہ عشرہ (۲۱ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء) میں دو مخلص شفیق اور خلیق دوست جن سے خاکسار کا دیرینہ تعلق تھا انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان دونوں اصحاب کی جدائی کا ان کے وسیع حلقۂ احباب کو بہت صدمہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اصحاب کا انتقال پُر ملال جماعتی نقصان ہے۔ حصولِ ثواب کی خاطر میں ان دونوں اصحاب کی بعض خوبیوں کا ذکر کرتا ہوں۔

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ

محترم چوہدری صاحب سے میرا طالب علمی کے زمانہ ہی سے دوستی کا تعلق تھا۔ میں پرنس آف ویلز کالج جموں میں تھرڈ ایئر کا طالب علم تھا کہ باجوہ صاحب (جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اولڈ بوائز تھے) اپنے والد محترم چوہدری سردار خان صاحب مرحوم کے ساتھ اسی کالج میں فرسٹ ایئر میں داخل ہونے کی غرض سے ہمارے مکان پر تشریف لائے۔ اس پہلی ملاقات میں جو ۱۹۲۶ء میں ہوئی' احمدیت کے مقدس رشتہ کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے گھل مل گئے۔ بعد میں میرے جموں کالج کے قیام کے دو سال کے دوران انہوں نے اپنے اخلاص اور حسنِ اخلاق سے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا۔ ۱۹۲۹ء کے آخر میں میں ٹریننگ کالج سے فارغ ہو کر قادیان چلا آیا۔ اور باجوہ صاحب جموں کالج سے ۱۹۳۰ء میں بی۔اے کرنے کے بعد ایم۔اے اور ایل ایل۔بی کرنے کے لئے لاہور چلے گئے۔ جہاں انہوں نے احمدیہ ہوسٹل میں قیام کیا۔ ان دنوں اور اس کے بعد وکالت کا پیشہ اختیار کر لینے پر جب کبھی قادیان تشریف لاتے تو خاکسار کے پاس ہی ٹھہرتے قیامِ پاکستان کے بعد سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں خاکسار کے مکان پر ہی اہل و عیال سمیت قیام کرتے۔ سوائے آخری دو تین سالوں کے' یہی آپ کا معمول رہا۔ دوستی اور تعلق کو جس بلند ظرفی سے محترم باجوہ صاحب نے نبھایا وہ ان کی وفاداری اور بے لوث محبت کا آئینہ دار ہے۔

خدمتِ دین کی توفیق پانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسلہ کی خدمت کا وافر موقعہ عطا فرمایا۔ لیاقت بھی دی اور اخلاص بھی۔ شرافت بھی دی اور دولت بھی۔ اسی طرح انکسار اور وفاداری۔ ذرہ نوازی اور بے نیازی مہمان نوازی اور وسعت قلبی اور تحمل و بردباری غرض کونسا خلق تھا جس سے محترم باجوہ صاحب نے حصہ نہ پایا ہو پیشہ کے لحاظ سے انہوں نے بہت عروج پایا۔ اگر وہ سیالکوٹ کی بجائے لاہور ہوتے تو یقیناً وہ اور زیادہ معروف اور نامور ہوتے پھر بھی اپنے ماحول اور علاقہ میں انہوں نے وکالت میں خاص نام اور مقام پیدا کیا۔ لیکن یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ انہوں نے اپنے اس نام اور مقام کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔ غریب پروری اور خدمتِ خلق ان کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔ وکیل کی حیثیت سے ان میں کسی قسم کی حرص اور لالچ نہ تھا۔ جو کچھ کسی نے دے دیا لے لیا۔ کسی نے نہ دیا۔ تو طلب نہ کیا۔ بلکہ کسی کو قرض دیا تو اس کا بھی مطالبہ نہ کیا۔ ان کی اس خوبی کو یاد کر کے مرحوم کی بیگم عین اس وقت جبکہ ان کے جسدِ خاکی کو لحد میں اتارا جا رہا تھا۔ عورتوں میں کھڑی کہہ رہی تھیں۔

"یا اللہ انہوں نے کبھی کسی سے
حساب نہ کیا تھا۔ تو بھی ان سے
حساب نہ کیجیو"۔

جماعت کی خدمت اور سلسلہ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار رہتے۔ رات ہو یا دن سلسلہ کی ہر ضرورت کے وقت اپنے خرچ پر' اپنی ہی کار میں بغیر کسی معاوضہ کے ہر وقت موجود ہوتے۔ بہت کمایا لیکن جو کمایا اس کو سلسلہ کے لئے خرچ کرنے میں راحت پائی۔ تن من دھن سلسلہ کے لئے وقف رکھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے بھی اپنا پرانا تعلق استوار رکھا۔ اپنے سکول کے بچوں کی تعلیمی اور ادبی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی رکھتے۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ انہوں نے فنِ تقریر میں امتیاز حاصل کرنے والوں کے لئے سالانہ انعام مقرر فرمایا تھا۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سالہا سال تک جنرل سیکرٹری رہے۔ اور پھر نائب امیر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ شہر و ضلع کے امیر محترم بابو قاسم الدین صاحب کے دستِ راست تھے۔ نگران بورڈ کا ممبر منتخب ہونا بھی ان کے جماعت میں اعلیٰ مقام اور اخلاص کی تصدیق کرتا ہے۔

محترم باجوہ صاحب صرف جماعت احمدیہ ہی میں مقبول نہ تھے بلکہ ان کی پیشہ ورانہ دیانت اور شرافت کا سکہ احمدی اور غیر احمدی دونوں طبقے مانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر ضلع کے سرکردہ حکام اور شرفا اور جج صاحبان تک نے انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا۔ اور وہ نماز جنازہ میں بھی شریک ہوئے۔

محترم باجوہ صاحب مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی جدائی کا صدمہ انتہائی شدید طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ جس کی تفصیل الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے خالصۃً لوجہ اللہ محبت کرنے والے وجود دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کا تبسم اور شگفتہ چہرہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ ایسا بے ضرر وجود جس نے کبھی کسی کا دل نہ دکھایا۔ اور جس نے اپنے نام اور مقام کو سلسلہ کی خدمت کے لئے صرف کرنا ہمیشہ باعثِ شرف سمجھا۔ اللہ تعالیٰ محبت اور شفقت کے اس پیکر کو اپنی خاص رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹے اور ان کے وسیع حلقۂ احباب اور اہل و عیال کو اپنے فضل سے ان خوبیوں کا وارث بنائے آمین۔

محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی

میرے دوسرے دوست جن کا رفیقِ کار رہنے پر مجھے فخر رہا ہے۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ہیں۔ محترم چوہدری صاحب پرانے اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائے بھی تھے۔ اور سکول کے پرانے بزرگوں کی محبت اور تربیت سے بہرہ ور تھے۔ بی۔اے بی۔ٹی کر لینے کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ کی سروس اور ہیڈ ماسٹری چھوڑ کر ۱۹۴۲ء میں قادیان تشریف لے آئے۔ قادیان سے پہلے جہاں کہیں رہے اپنی نیک قابلیت اور حسنِ کارکردگی سے ہمیشہ تلامذہ اور متعلقین کو متاثر کرتے رہے۔ محنت اور فرض شناسی ان کا وطیرہ رہا۔ قادیان اور پھر ربوہ میں بحیثیت اور خصوصاً ریاضی کے مضمون میں ملک گیر شہرت حاصل کی۔ متعدد تصانیف کیں جن میں سے "مدینہ ریاضی" ان کا شاہکار ہے ریاضی کا یہ کورس بورڈ کا موجودہ سٹینڈرڈ نصاب جاری ہونے سے پہلے صوبے کے بیشتر سکولوں میں رائج رہا۔ چوہدری صاحب کو پڑھانے کا خاص TACT آتا تھا۔ امتحان کے لئے بچوں کو تیار کرنا ان پر ختم تھا۔ استاذ تو اور بھی ہیں۔ اور بعض ان سے لائق بھی ہوں گے۔ لیکن ایک چیز جو چوہدری صاحب میں تھی اور جو کہیں دوسروں میں نہیں۔ وہ دنیا کے ساتھ دین سکھلانے کا شغف تھا بچوں میں دینداری۔ سلسلہ سے مخلصانہ تعلق اور جماعتی اور قومی روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے کا خیال ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتا کوئی نیا قاعدہ پڑھانا ہو بچوں کو کوئی مہم درپیش ہو۔ کلاس میں ہی بچوں کے سامنے اس کی اہمیت واضح کرنے کے بعد اجتماعی دعا کرواتے۔ نیز اپنے بزرگ پیشرو اساتذہ کی مثالیں دے کر بچوں میں نیکی اور پرہیزگاری کا جذبہ ابھارنے کی پوری جدوجہد کرتے۔

محترم چوہدری صاحب اپنے ذاتی کردار اور دینداری کی وجہ سے سکول کے ان اساتذہ میں سے تھے۔ جن کا وجود مرورِ زمانہ سے ختم ہو رہا ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ اپنے طبقہ اور دور کی آخری کڑی تھے۔ محترم چوہدری صاحب کی مثالی وفاداری اور دیانتداری پر مجھے اس قدر اعتماد تھا کہ میں نے ۱۹۵۶ء میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوتے ہی سکول کے حساب کتاب اور دفتر کا بوجھ بلا تامل کلیۃً ان پر ڈال دیا۔ اور اس ذمہ داری کو انہوں نے حسن قابلیت تقوےٰ شعاری اور فرض شناسی سے ادا کیا۔ اس سے میری ذمہ داری بہت حد تک کم ہو گئی۔ اس قدر قابلِ اعتماد اور مخلص کارکن جو منصبی فرائض کی ادائیگی کو حصولِ ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہوں میسر آنا ایک نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ مرحوم صحیح معنوں میں میرے دستِ راست تھے۔

محترم چوہدری صاحب نہایت دفاکیش۔ محنتی اور مخلص احمدی تھے دعاؤں میں شغف رکھنے والے۔ اپنے رفقائے کار میں ہر دلعزیز۔ بالغ نظر۔ جہاندیدہ اور خدا ترس انسان تھے۔ ان کی وفات پر معلوم ہوا کہ متعدد یتامیٰ اور حاجتمندوں کی ضروریات خاموشی سے پورا کیا کرتے۔ ان کے بچے چھوٹے ہیں (سوائے عزیز سعید احمد کے جو برسرِ روزگار ہیں) اللہ تعالیٰ خود ان کی ضروریات کو پورا کرے اور ان سب کو اپنے باپ کی طرح نیک اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ اور سلسلہ کے اس مخلص اور متقی کارکن کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے آمین ثم آمین

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی مختصر روئداد

بزرگانِ سلسلہ و علمائے کرام کی ایمان افروز مبسوط تقاریر

اعلاناتِ نکاح

نمازِ ظہر و عصر جلسہ گاہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں جمع کر کے پڑھی گئیں جس کے بعد محترم شمس صاحب نے بعض نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ ان میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو نکاح بھی شامل تھے یعنی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے فرزندِ ارجمند صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے کا نکاح صاحبزادی امتہ الحسیب صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ بعوض ۵ ہزار روپیہ حق مہر طے پایا اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے ابن محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کا نکاح امتہ القدوس صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (ان نکاحوں کا تفصیلی اعلان الفضل مورخہ ۲ر جنوری (ضمیمہ) میں ملاحظہ فرمائیں)

اختتامی اجلاس

اعلاناتِ نکاح کے بعد دو بجے زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد پشاور کے مکرم میاں نثار احمد صاحب فاروقی نے قادیان کی یاد میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

اس کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام"

کے موضوع پر اپنی مبسوط تقریر شروع فرمائی جو کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں بعثتِ مسیح موعودؑ کی اہمیت کا ذکر فرمایا اور پھر زمانۂ ظہور

۲۸ر دسمبر — آخری اجلاس

مسیح موعودؑ کے وقت مسلمانوں کی حالتِ زار اور ان کی طرف سے شدّت کے ساتھ مسیح اور مہدی کے انتظار کے سلسلے میں متعدد اہم حوالے پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ کس طرح اس وقت ہر طرف سے اسلام پر یلغار کی جا رہی تھی اور کس طرح عین وقت پر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نصرت کے لئے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل تو ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں ہیں ان میں سے صرف چند ایسے دلائل کا ہی میں بر عایت وقت ذکر کر سکوں گا جو حضرت مخبر صادق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی شناخت کے لئے بطور پیشگوئی بیان فرمائے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ناقابلِ تردید دلائل نہایت جامع رنگ میں اور اچھوتے انداز میں پیش کئے اور ہر دلیل کے ثبوت کے طور پر قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے علاوہ خود مخالفین کے حوالے بھی پیش کئے۔ آپ نے ثابت کیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دلائل و براہین کی رُو سے تمام مخالفِ اسلام مذاہب پر ایسے رنگ میں اتمامِ حجت کی کہ آپ کے حجج قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کی قوت کا اور ان کے لاجواب ہونے کا مخالفین کو بھی چار و ناچار اعتراف کرنا پڑا ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے سیدّنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز تحریریں پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے فرزندانِ احمدیت! اب اللہ تعالےٰ نے جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے اشاعتِ اسلام کا مقدس کام آپ کے سپرد کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی آپ قدر کریں اور اس کے حضور سجداتِ شکر بجا لائیں کہ اس نے ہم جیسے غریبوں اور کمزوروں اور دنیا کی نظر میں حقیر انسانوں کو اپنے فضل سے نوازا۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی عطا کی ہوئی اس نعمت کو ہمیشہ دینِ اسلام کی خدمت اور قربانیوں اور دعاؤں کے ذریعے قائم رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

محترم شمس صاحب کی تقریر کے بعد اس اجلاس کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرینِ جلسہ سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خریدنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جو پہلے کتابی صورت میں محفوظ نہیں تھے شائع کئے جا رہے ہیں چنانچہ اس وقت تک سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ روحانی خزائن ہیں اور انمول جواہرات ہیں اگر ہم انہیں حاصل نہ کریں گے تو ہم سے زیادہ بد قسمت اور کوئی نہیں ہو گا۔ ہم اسلام کے سپاہی ہیں اور ہمارے ہتھیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں ہیں۔ اگر ہم ان ہتھیاروں سے اپنے آپ کو لیس نہیں کرتے تو ہم ہرگز فتح یاب نہیں ہو سکتے مجھے یہ معلوم کر کے بڑا افسوس ہوا کہ جماعت پوری طرح ان روحانی خزائن کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہیں کر رہی حقیقت یہ ہے کہ میرے کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہونی چاہیئے ہر احمدی کو خود اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں اور ان روحانی خزائن کی قدر و قیمت کو محسوس کرتے ہوئے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ کے رسالہ "مجلۃ الجامعہ" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس رسالہ میں بڑے قیمتی تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا ایسے افراد موجود ہیں جن کی فراست میں اور جن کے علموں میں اللہ تعالےٰ نے برکت دی ہے اور جن کے دماغوں میں اس نے جلا بخشی ہے ایسے دوستوں کو اس مجلّہ سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے اُردو درثمین کے چند اشعار کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ انگریزی خوان دوستوں اور بالخصوص ان دوستوں کو جو تبلیغی اغراض سے غیر ممالک کے افراد سے قلمی دوستی کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں تبلیغ کی غرض سے اسے خریدنا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا اس موقعہ پر میں دوستوں کو تفہیماتِ ربّانیہ خریدنے کی بھی تحریک کرتا ہوں۔ یہ کتاب میرے مکرم و مخدوم ابو العطاء صاحب کی تصنیف ہے۔ پہلے بھی یہ ایک بار شائع ہو چکی ہے لیکن اب بہت سے اضافہ جات کے ساتھ اسے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں پیشگوئیوں۔ کشوف و الہامات اور اسلامی عقائد جن پر زمانہ کا گرد و غبار پڑ چکا تھا کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے ان مسائل پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں ان کا ٹھوس اور مدلّل جواب دیا گیا ہے۔ وفاتِ مسیح ختمِ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کو اس میں جمع کر دیا گیا ہے۔ نئی تحریکات مثلاً جماعتِ اسلامی اور پرویز صاحب کی جماعت کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انہیں بھی اس میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ دوست اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں گے اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

آپ دوست لمبے سفر طے کر کے راستے کی صعوبتیں جھیل کر اور کافی خرچ برداشت کر کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس سے بہت سی امیدیں وابستہ کر کے اس مقام پر جمع ہوئے ہیں۔ ہم لوگ جو اہلِ ربوہ ہیں آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا پیارا خدا آپ کو وہ تمام نعمتیں اور برکتیں جو آپ نے اس سفر کے ساتھ وابستہ کی ہیں عطا کرے آمین۔ آپ نے شائد کچھ امیدیں ہم لوگوں سے بھی جو کہ آپ کے خادم ہیں اور ربوہ میں رہتے ہیں وابستہ کی ہوں گی۔ مثلاً یہ کہ ہم پوری تیاری کے ساتھ تقاریر کریں اور آپ کے آرام اور سہولت کا ہر طرح خیال رکھیں وغیرہ۔ ہم لوگ کمزور ہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ شاید ہم سے اپنی ذمّہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں کئی غفلتیں ہوئی ہوں گی ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں کو دُور فرمائے ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہمیں بھی اپنی برکتوں سے حصّہ دے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

احباب اپنی دعاؤں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاک اور مفید وجود کو خاص طور پر یاد رکھیں۔ حضور خلفاء میں سے ایک عام خلیفہ نہیں ہیں بلکہ موعود خلیفہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کی زبردست بشارتوں کے حامل ہیں آپ کے بلند روحانی مقام کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۱۴ء میں آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی خبر ابتک نہیں ملی کہ میرے ذمہ کوئی کام باقی ہے یا نہیں لیکن خواہ میری زندگی میں سے ایک منٹ بھی باقی رہتا ہو میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا دشمن خواہ کتنا زور لگا لے وہ اسلام کی تاریخ سے میرا نام نہیں مٹا سکتا کیونکہ میں راستباز ہوں اور میں نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر دنیا کو یہ اطلاع دی ہے اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی۔" (الموعود ص ۲۶۶ تا ص ۲۷۰ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

آپکے ساتھ احمدیت کی ترقی کا خاص تعلق ہے چنانچہ آپ نے آج سے انیس برس قبل جماعت کی ترقی اور کامیابی کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"جو کچھ میں کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کیلئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے، گالیاں دے یا برا بھلا کہے، اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائیگا جسطرح خدا کی بادشاہت کو کوئی بدل نہیں سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اسکے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا مگر بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے۔ میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا نے اس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے۔"

(تقریر ۲۸۔ دسمبر ۱۹۴۵ء بر موقع جلسہ سالانہ بمقام قادیان مطبوعہ الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۶۰ء ص۱)

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

اس بشارت کے پورا ہونے کا ہم میں سے ہر ایک گواہ ہے۔ حضور کی صحت کے زمانہ میں بھی جماعت ترقی کرتی رہی اور حضور کی بیماری کے ایام میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے برابر ترقی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارا بجٹ جو ہماری مالی قربانی کا مظہر ہے قریباً دوگنا ہو چکا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو پورا فرما رہا ہے جو اس نے حضور سے کیا تھا۔

آپ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ تو اپنا وعدہ پورا فرما رہا ہے اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے اس محسن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزی۔ انکساری اور انتہائی تذلل کے ساتھ دعاؤں پر خاص زور دیں اور دعاؤں میں لگے رہیں تا آنکہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت بخشے اور حضور کی قیادت میں ہی ہماری زندگیوں میں وہ دن ہمیں میسر آجائے جبکہ اسلام تمام دنیا میں غالب آجائے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے والی آواز کو ہمیشہ کے لئے دبا دیا جائے۔ اور آپ پر درود و سلامتی بھیجنے والوں کی آوازیں دنیا پر چھا جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے اور ہمیں ہمیشہ اس طرح رکھے جس طرح ایک پیار کرنے والی ماں اپنے بچے کو اپنی گود میں رکھتی ہے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اپنی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے وقف جدید کے نئے سال کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھکر سنایا اور پھر حضور کا بصیرت افروز اختتامی پیغام جو حضور کی ایک تقریر کے اقتباس پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا۔ (یہ دونوں پیغام الفضل مورخہ ۲ر جنوری میں شائع ہو چکے ہیں) اور پھر آپ نے ہی حضور کی زیر ہدایت جلسہ سالانہ کی اختتامی اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین جلسہ نے سوز و گداز کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کیں۔

اس اختتامی دعا کے ساتھ چار بجکر دس منٹ پر جماعت احمدیہ کا تہترواں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

محترم محمد مسعود خانصاحب مندرانی کا انتقال

از مکرم عبد الحی خانصاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ بستی مندرانی

۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو صبح کے پونے پانچ بجے محترم والدم حضرت محمد مسعود خانصاحب مندرانی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم والد صاحب ایک بزرگ صحابی تھے۔ ان کے انتقال سے جماعت احمدیہ بستی مندرانی کا آخری صحابی اٹھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین

حضرت والد صاحب ۱۸۸۹ء کو حضرت نور محمد خانصاحب ولد حسن خاں صاحب مندرانی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ بچپن میں ہی وفات پا گئیں تھیں۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ ہمارے استاد حضرت حافظ فتح محمد خانصاحب رضؓ مندرانی کے ایک استاد حضرت میاں رانجھا رضؓ بڑے نیک و پارسا اور عالم باعمل بزرگ تھے ایک دفعہ انہوں نے ایک تلوار خریدی۔ لوگوں نے کہا۔ کہ اب تلوار کا زمانہ نہیں رہا۔ حضرت میاں رانجھا نے فرمایا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں۔ جس وقت وہ ظہور کریں گے۔ میں اپنی تلوار (اپنے پرانے عقائد کے مطابق) لے کر ان کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جاؤں گا۔ اولیاء نے فرمایا ہے۔ کہ اس وقت کوئی شخص گھر سے چادر لینے بھی گیا تو امام مہدی علیہ السلام کی معیت سے رہ جائے گا۔ ہم تمام دوستوں کو جو اس دور میں احمدی ہوئے۔ اس بزرگ کے قول کے مطابق مکمل یقین تھا۔ کہ حضرت امام پاک تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ جس وقت ان کی عمر چھ سات سال کی تھی۔ ان کے دادا جان انہیں بہت پیار کرتے تھے۔ جب آپ کے دادا جان کی وفات ہوئی۔ تو چند دن بعد خواب میں دیکھا۔ کہ آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ اپنے ایک کھیت میں گندم کی کٹائی کر رہے ہیں۔ اس جگہ بیری کا ایک بڑا درخت تھا جس کے سائے میں آپ بیٹھے ہیں اتنے میں آپ کے دادا جان تشریف لائے۔ چونکہ آپ کے دادا جان جب باہر سے تشریف لاتے تو آپ کے لئے کوئی مٹھائی ضرور لاتے اس لئے آپ نے ان سے پوچھا۔ کہ میرے لئے کیا لائے ہیں۔ انہوں نے اپنی جیب سے ایک چیز نکالی۔ جس کی شکل کھجور کے نئے گچھے سے ملتی جلتی تھی۔ جب انہوں نے مغز نکال کر مجھے دیا تو کھانے سے ایسا لطف اور سرور پیدا ہوا۔ کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس دنیا میں ایسی کوئی لذیذ چیز نہیں دیکھی اور نہ کھائی۔ اس خواب کی تعبیر علم و عمل یا احمدیت حاصل کرنا ہے۔ اور یہی میٹھا گوشہ ہے۔

تعلیم

حضرت والد صاحب نے ابتدائی تعلیم حضرت حافظ فتح محمد خاں صاحب سے پائی۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد فارسی نظم۔ مثنویاں۔ نصاب فرائض فقہ۔ پنج گنج نامہ۔ شیخ فرید الدین عطار رحؒ۔ نام حق۔ پند نامہ شیخ سعدی رحؒ۔ کریما۔ بوستان گلستان۔ مثنوی مولانا روم اور دیگر مروجہ اس زمانے کی اسلامی کتب پڑھیں۔ قبول احمدیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا۔

قبول احمدیت

آپ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی محمد شاہ صاحب سکنہ مندرانی۔ بصورت طالب علمی پندرہ سولہ سال پنجاب کے مختلف علاقہ جات میں تعلیم پاتے رہے۔ آخرکار مولوی صاحب موصوف حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خدمت میں پہنچے۔ وہاں سے مولوی حضرت محمد شاہ صاحب نے حضرت حافظ فتح محمد خاں صاحب کی خدمت میں ۱۹۰۱ء کے آخر یا ۱۹۰۲ء کے شروع میں ایک خط لکھا۔ کہ حضرت امام مہدی تشریف لے آئے ہیں۔ آخرکار خط و کتابت جاری رکھی۔ اور جب حضرت مولوی محمد شاہ صاحب اپنے وطن میں واپس آئے۔ تو والد صاحب، ہمارے دادا جان سمیت بمع اپنی قوم کے احمدی ہوئے۔ یہ واقعہ ۱۹۰۳ء کا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ معزز حضرت حافظ فتح محمد خاں صاحب (والد صاحب مولوی ظفر محمد خاں ظفر) نور محمد خاں ولد حسن خاں (والد صاحب محمد مسعود خاں رضؓ) حافظ محمد خان ولد مکھی محمد خاں۔ محمد عثمان ولد حافظ محمد خاں۔ محمد مسعود خاں ولد نور محمد ابن حسن خاں اور نور محمد خاں ولد محمد خاں مندرانی تھے۔

محترم والد صاحب دسمبر ۱۹۰۷ء میں مولانا حضرت محمد شاہ صاحب سکنہ مندرانی کی معیت میں قادیان پہنچے۔ پہلے ہی دن مسجد مبارک میں بیعت کی۔ کافی عرصہ قادیان میں رہائش پذیر رہے۔ آخر مارچ ۱۹۰۸ء کو واپس تشریف لے آئے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شفیق مگر بارعب شخصیت رکھتے تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے واقعی مصداق تھے۔ آپ کی تقریر با اثر تھی۔ اور ہر شخص کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔

حضرت دادا صاحب ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ جماعت احمدیہ سے ہمیشہ تعلق رکھو۔ یہ سلسلہ حق

۴۴ - اور حضرتؑ صاحب کی کتابوں کا بغور مطالعہ کرو اخبار الفضل کو ہمیشہ منگوایا کرو۔ اور نماز باجماعت مسجد میں پڑھا کرو۔ آپ ہر وقت قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ فرماتے کہ ہمیشہ معانی پر نگاہ رکھو۔ کہ خداوند تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے۔ حضرت والد صاحب کو آخری دو سیپارے، سورہ نور، یٰسین۔ ملک، یوسف اور نوح دوسری بہت سی سورتیں یاد تھیں۔ تمام نمازیں مع نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔ سخی تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اگرچہ چند سال مفلسی کے بھی دیکھنے پڑے۔ مگر چندہ باقاعدہ ادا فرماتے تھے۔ حلیم بردبار اور مدبر انسان تھے۔ حوصلہ کے مالک تھے۔ کبھی کسی حالت میں شکایت نہ کرتے تھے۔ ہمیشہ جماعت کے ہر دوست کیلئے دعا فرماتے تھے حضرت نبی کریمؐ، حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول و ثانی سے والہانہ انس اور محبت رکھتے تھے۔ جب ان میں سے کسی کا نام آتا تو فرط محبت سے آنسو جاری ہو جاتے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل کی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے موقع پر

بیرونی ممالک کے بذریعہ تار درخواست دعا کرنیوالے احباب

بیرونی ممالک سے جن احباب نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کی مبارکباد اور درخواست دعا کی تاریں بھجوائی تھیں۔ (جو حضور کی خدمت میں بغرض دعا بھی پیش کر دی گئی تھیں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی سامعین کو سنا دی گئی تھیں) ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نمبر	نام	مقام
۱	ڈاکٹر محمد افضل صاحب	عدن
۲	محمد احمد صاحب	انگلینڈ
۳	کریم اللہ زیروی صاحب	لوئیس ولی
۴	بشیر احمد صاحب آرچرڈ	جارج ٹاؤن
۵	بشارت احمد صاحب بشیر	فری ٹاؤن
۶	صالح الشبیبی	حیفا یا بابا
۷	عطاء اللہ صاحب کلیم	سالٹ پانڈ
۸	ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب	بیل ایڈریج
۹	ظفر احمد صاحب ڈینس	لنڈن
۱۰	ایم۔ اے۔ ساقی صاحب	منرودیا لائبیریا
۱۱	الف۔ اے۔ افضل صاحب	اگبیڈی افریقہ
۱۲	مرزا شکور احمد صاحب اور مرزا وحید احمد صاحب	لنڈن
۱۳	نعیم الرحمٰن صاحب	"
۱۴	عبد الحی صاحب	جاکرتہ (انڈونیشیا)
۱۵	سید کریم بخش صاحب	کلکتہ
۱۶	طاہرہ صاحبہ	لورپول
۱۷	غازی محمد عمر صاحب ابن حاجی امیر عالم صاحب	گلاسگو
۱۸	سید مسعود حسن صاحب	لنڈن
۱۹	محمد احمد صاحب	کولمبو
۲۰	فضل الٰہی صاحب بشیر (روز ہل)	ماریشس
۲۱	اعجاز قمر صاحب	میڈلسیاں
۲۲	قاضی برکت اللہ صاحب	بلومنگٹن
۲۳	عبد اللطیف صاحب	ہمبرگ (جرمنی)
۲۴	محمد صدیق صاحب	سنگاپور
۲۵	سید نام نامعلوم	مسقط
۲۶	ہدایت اللہ صاحب بنگوی اینڈ فیملی	جاکرتہ (انڈونیشیا)
۲۷	شیخ ناصر احمد صاحب	زیورچ
۲۸	بشارت احمد صاحب امروہی۔	جے سلٹن (بورنیو)
۲۹	احمدیہ مشن فرینکفورٹ (ایم۔ اے چیمہ انچارج)	فرینکفورٹ
۳۰	بشیر احمد صاحب	سفینہ حجاج
۳۱	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	زیورچ
۳۲	مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر۔	میڈرڈ (سپین)
۳۳	عبد القادر صاحب	رنگون
۳۴	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب رفیق۔	لنڈن
۳۵	اکرام اللہ صاحب	فرینکفورٹ
۳۶	بیگم صاحبہ مرزا حنیف احمد صاحب۔	فری ٹاؤن
۳۷	خان نعیم احمد خان صاحب۔	کماسی (غانا)
۳۸	مشتاق احمد صاحب سمبل پور	(اڑیسہ۔ انڈیا)
۳۹	امیر جماعت احمدیہ قادیان	قادیان
۴۰	عبد القادر صاحب۔ بدر دین صاحب۔	کولمبو (سیلون)
۴۱	احمد حسین صاحب سوکیہ۔ پورٹ لوئیس	(ماریشس)
۴۲	امیر جماعت احمدیہ سیلون	(کولمبو)
۴۳	مسعود حمید صاحب ہاشمی	کویت
۴۴	بمنہ قیسر۔ مسٹر عبد السلام صاحب	لنڈن
۴۵	اعجاز احمد صاحب چوہدری	"
۴۶	فضل احمد صاحب	قادیان
۴۷	عزیز احمد صاحب	لنڈن (کنیڈا)
۴۸	نیاز احمد صاحب	بحرین
۴۹	مکرم حسن صاحب	کولمبو
۵۰	منیر احمد صاحب	ایتھنز
۵۱	المصلح صاحب	رنگون
۵۲	حسن زینب صاحبہ	جنیوا
۵۳	کمال الدین صاحب	ہارٹز فیلڈ
۵۴	عبد القادر صاحب	رنگون
۵۵	نام نامعلوم	گلاسگو
۵۶	ابراہیم صاحب	پاپیگانڈی
۵۷	نام نامعلوم	لوئیس امریکہ
۵۸	میاں عطاء اللہ صاحب۔	ٹرسٹلسن (کینیڈا)
۵۹	شریف خواجہ صاحب	لنڈن
۶۰	لطیف خالد صاحب	فری ٹاؤن
۶۱	مسز ایس۔ ایم۔ احمد صاحب۔	ہانویل۔ انگلینڈ
۶۲	چوہدری محمد خان صاحب	انگلینڈ
۶۳	چوہدری رشید احمد صاحب سرور مبلغ۔	تبورا۔ مشرقی افریقہ
۶۴	" مقبول احمد صاحب ذبیح۔	لیرا۔ یوگنڈا
۶۵	" عنایت اللہ صاحب	دار السلام
۶۶	امۃ الحفیظ صاحبہ	سورشیام
۶۷	مشتاق احمد۔ عبد الخالق، محمد افضل صاحب معہ اہل وعیال	تہران
۶۸	عبد الرؤف صاحب احمدی	(شموگہ۔ انڈیا)
۶۹	حکیم محمد دین صاحب مبلغ، جماعت احمدیہ شموگہ	شموگہ
۷۰	ڈاکٹر کریم اللہ صاحب نعیم۔	نیوکیسل (انگلینڈ)
۷۱	عبد الرحمٰن صاحب ناصر ایم۔ ایس۔ سی	کماسی
۷۲	ایم۔ اے۔ حفیظ صاحب	(مانچسٹر۔ انگلینڈ)
۷۳	ایم غلام احمد صاحب	گمبیا (مغربی افریقہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۶۵ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں۔ انہیں تاریخ تقرری سے -/۹۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا۔ اور ٹائپ میں پاس ہوگئے۔ تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد: ۹۰-۴-۱۳۰/EB ۵-۱۶۰/EB ۶-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہو۔ انہیں ابتدائی تنخواہ -/۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ: ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۶۰ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ۔ (۲) ولدیت۔ (۳) تعلیمی قابلیت۔ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند۔ (۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر کوئی ہو۔ (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۷) چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ :- ۱۔ تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(۲) اگر کوئی امیدوار اس وقت صدر انجمن کے دفاتر میں کام کر رہے ہوں۔ لیکن انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے ورنہ انہیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔

عبد الحق رامہ

سیکرٹری کمیشن ناظر بیت المال

اعلان نکاح

اعلان نکاح :- مکرم برادرم چوہدری مبارک احمد سلیم ابن چوہدری غلام حیدر صاحب واقف زندگی ٹی۔ آئی کالج ربوہ کا نکاح محترمہ مسرت کوثر صاحبہ بنت مکرم سردار مصباح الدین احمد صاحب مصباح منزل چنیوٹ کے ہمراہ مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر پر محترم مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد مبارک میں ۲ر رمضان المبارک کو پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار۔ ناصر احمد عتیق تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

درخواستہائے دعا :- مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب آف کھاریاں چک ۱۵۸/H.B ضلع بہاولنگر سے جو مساجد ممالک بیرون کے لئے قبل ازیں -/۳۰۰ روپیہ پیش کر چکے ہیں۔ مزید -/۳۰۰ روپیہ مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے بوعدہ ارسال فرماتے ہیں اور جماعت سے اس دعا کے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

● ڈاکٹر بشیر العین صاحب مزنگ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ بندہ گھریلو پریشانی میں مبتلا ہے احباب دعا فرمادیں

● احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو نیک مومن صالح اور خادم دین بنائے۔ اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ (خاکسار نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ انہیں جلسہ کے موقعہ پر سالانہ نمبر کے بعد کوئی پرچہ نہیں ملا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۶۴ء میں الفضل کا آخری پرچہ حسب معمول جلسہ سالانہ نمبر تھا۔ اس کے بعد ۱۹۶۵ء کا پرچہ نمبر ۱ یکم جنوری کو شائع ہوا تھا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۲ جنوری:- صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے کہ حالیہ صدارتی انتخاب میں سرکاری اثر و رسوخ استعمال کیا گیا ہے وہ کل صوبائی اسمبلی میں ضمنی بجٹ پر عام بحث کا جواب دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ یہ صدارتی انتخاب اپنی مثال آپ تھا۔ اور دنیا بھر میں اس سے منصفانہ، آزادانہ اور نمائندہ انتخاب نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ نے ضمنی بجٹ کے دوران اپوزیشن کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اساتذہ کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی مقرر کر دی ہے اس کے علاوہ ڈھائی سو روپے سے کم تنخواہ پانے والے اساتذہ کے بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم دینے کا مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔

وزیر خزانہ نے بتایا کہ حکومت نے سارے صوبہ میں پندرہ روپے بارہ پیسے فی من کے حساب سے گندم فروخت کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ اور اس فیصلے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے یقین دلایا کہ کراچی کے فسادات میں نقصان اٹھانے والوں کو ہر ممکن امداد دی جائے گی۔

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ عرب سربراہوں کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے دریائے اردن کا رخ موڑنے کے کام میں [illegible]ت کی تو تمام عرب ممالک اس کا مقابلہ کریں گے۔ دریا کا رخ موڑنے کا کام لبنان کے علاقے میں کیا جا رہا ہے

لبنان کے وزیر خارجہ نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عرب سربراہوں اور وزرائے اعظم کی کانفرنس کے اس فیصلے سے لبنان مطمئن ہے۔

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدارتی انتخاب کے لئے ۲۰ جنوری کو عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی کا ایک خاص اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں صدر ناصر نے احکامات جاری کر دیئے ہیں صدر کا انتخاب ۵ سال کے لئے ہوگا اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر صدر ناصر نے آئندہ پانچ سال تک صدر کے عہدہ پر فائز رہنے کی خواہش ظاہر کی تو وہ بلا مقابلہ صدر منتخب ہو جائیں گے واضح رہے کہ صدر کے عہدہ کی معیاد ۲۶ مارچ کو ختم ہو رہی ہے اور آئین کے تحت قومی اسمبلی کو اس تاریخ سے ساٹھ دن پیشتر نیا صدر منتخب کرنا لازمی ہے۔

کراچی ۱۲ جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو قائم مقام سیکرٹری وزارت خارجہ آغا شاہی کے ہمراہ ماسکو روانہ ہو گئے۔ وہ ۲۲ روز پاکستان سے باہر رہیں گے اور ماسکو پہنچنے سے قبل وہ دو روز لندن میں ٹھہریں گے اور دورہ کے دوران وزیر خارجہ روسی لیڈروں کے ساتھ پاکستان اور روس کے تعلقات سے متعلق بات چیت کریں گے وہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو کی دعوت پر ماسکو جا رہے ہیں۔

انقرہ ۱۲ جنوری۔ ترکی حکومت نے امریکہ کی یہ درخواست رد کر دی ہے کہ وہ نیٹو کی مجوزہ ایٹمی فوج میں شامل ہو جائے ترکی نے اپنے اس فیصلے سے امریکہ اور دوسرے متعلقہ ممالک کو بھی مطلع کر دیا ہے۔ ترکی کے روزنامہ "ملت" کی اطلاع کے مطابق ترکی کے دورہ کرنے والے روس کے پارلیمانی وفد نے حکومت ترکی کے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے روسی وفد کے قائد مسٹر پوڈگورنی نے ترکی کو یقین دلایا ہے کہ روسی حکومت قبرص کو اسلحہ کی ترسیل کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے گی اور صدر مکاریوس کو روسی اسلحہ ترکوں کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

تہران ۱۲ جنوری۔ ایران کی حفاظتی پولیس نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک جاسوس نے ایران میں پناہ طلب کر لی ہے مصر کے جس جاسوس نے پناہ طلب کی ہے وہ اس شخص کا بیٹا ہے جسے ۱۹۵۴ء میں صدر ناصر کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے کے الزام میں موت کی سزا دی گئی تھی۔ اس شخص کا نام فیصل عبدالقادر بتایا گیا ہے اس کی عمر ۲۵ سال ہے اس کا باپ عبدالقادر اخوان المسلمین کا لیڈر تھا۔

فیصل عبدالقادر کو مصر کی حکومت نے شام لبنان۔ کویت اور خلیج فارس کے دوسرے ملکوں میں جاسوسی کے مشن پر بھیجا تھا۔ اس نے بتایا کہ صدر ناصر نے جارحیت کے منصوبے بنائے ہیں جن کی وہ تفصیل بتا سکتا ہے۔

الجزیرہ ۱۲ جنوری۔ ریڈیو الجزائر نے اپنے نمائندہ خصوصی مقیم مسیلہ کے حوالے سے خبر دی ہے کہ گزشتہ رات دو کمسن بچے مسیلہ میں سردی کے باعث فوت ہو گئے الجزائر سے اس زلزلہ زدہ شہر میں ان تازہ اموات کے بعد ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۶ تک پہنچ گئی ہے لیکن یکم اور ۲ جنوری کی درمیانی رات کو زلزلے میں صرف ۲ افراد ہلاک ہوئے تھے جب کہ باقی اموات علاقے میں شدید سردی اور خراب موسم کے باعث واقع ہوئیں۔

ریڈیو الجزائر کے نمائندے نے بتایا ہے کہ زلزلے سے متاثر ہونے والے ۱۸ ہزار ایسے افراد جن کے گھر بار تباہ ہو چکے ہیں اس وقت خیموں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان میں سے بیشتر سردی کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

پیکنگ ۱۲ جنوری۔ جمہوریہ چین کے شمالی علاقہ میں امریکی ساخت کے ایک اور سراغرساں طیارے کو راکٹ مار کر گرا لیا گیا۔ پیکنگ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق سراغرساں طیارہ فارموسا سے جاسوسی کی پرواز جمہوریہ چین کے علاقے میں داخل ہوا تھا جمہوریہ چین اس سے قبل بھی امریکی ساخت کے تین سراغرساں طیاروں کو گرا چکا ہے۔ جمہوریہ چین کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکی ساخت کا یوٹو طیارہ جاسوسی کے لئے جمہوریہ چین کے شمالی علاقے پر پرواز کر رہا تھا وہ بہت زیادہ بلندی پر تھا لیکن اس کے باوجود جمہوریہ چین کے ایر فورس یونٹ نے آسانی سے اسے نشانہ بنا لیا ہے

ایجنسی کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ فارموسا میں چیانگ کائی شیک کی حکومت جاسوسی کے لئے امریکی ساخت کے یوٹو طیارے بھیجتی ہے۔ جو بہت بلندی پر پروازیں کرتے ہیں۔ لیکن وہ جمہوریہ چین کی مسلح افواج کی زد سے باہر نہیں ہم نے قبل ازیں بھی تین یوٹو طیاروں کو گرایا ہے اور اسی طرح اس طیارے کو بھی گرایا ہے [illegible] چین نے قوم پرست چین کا پہلا یوٹو طیارہ ستمبر ۱۹۶۲ء میں دوسرا نومبر ۱۹۶۳ء اور چوتھا جولائی ۱۹۶۴ء میں گرایا تھا۔

لندن ۱۲ جنوری۔ سنڈے ٹائمز نے گزشتہ روز جکارتہ کے ذرائع سے خبر دی ہے کہ جمہوریہ چین اور انڈونیشیا کے درمیان ہو سکتا ہے دفاعی معاہدہ ہو جائے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ آج کل انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو اور جکارتہ میں چینی سفیر کے مابین دونوں ملکوں کے تعلقات کے بارے میں مذاکرات ہو رہے ہیں۔

ماسکو ۱۲ جنوری۔ روس میں ایپشٹپ کے خطے میں باکو کے قریب تیل کے چشمہ کے پاس ایک آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑا اور اس سے شعلے اور لاوا نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ روس کی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے تیل کے چشمہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے

تہران ۱۲ جنوری۔ معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق جنوبی ایران میں کام کرنے والی غیر ملکی تیل کمپنیوں نے رائلٹی میں اضافہ کا مطالبہ مان لیا ہے۔ گزشتہ چند ہفتوں سے ایران حکومت اور کمپنیوں کے نمائندوں میں اس سلسلہ میں بات چیت جاری تھی۔

توقع ہے کہ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام امریکہ سے واپسی کے بعد اس سلسلہ میں اعلان کریں گے۔ مسٹر عباس آرام نے اس مسئلہ پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے بات چیت مکمل کر لی ہے

ماسکو ۱۲ جنوری۔ فرانس کے وزیر اطلاعات موسیو ایلین پائرفٹی اور روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے ۴۵ منٹ تک بات چیت کی انہوں نے فلموں ٹیلیویژن اور ریڈیو پروگراموں کے بارے میں تبادلہ خیال کیا [illegible]

رمضان کا مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے،

روزے سال بھر کے جمع شدہ روحانی زہروں کو دُور کر دیتے ہیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے اور یہ اشغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹے تک مختلف دنیوی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے اور اس سے پچھلا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقع ملتا ہے اور اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں، اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے۔

دنیا میں مختلف قسم کے زہر ہوتے ہیں، بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے اور انسان کی صحت میں حارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے۔ روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور اور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گندا کرتے رہتے ہیں نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مخفی رہتا ہے اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے کہ ہمارا روحانی طبیب یعنی خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے اس کے علاوہ کوئی غذا نہیں دیتے تھے اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے کہ سال بھر کے زہر نکل گئے، اور اب مریض ایک نئی زندگی لے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کے لئے رکھا ہے یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھدی ہیں اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے"۔

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

دعائے مغفرت

مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۵ء (یکم رمضان المبارک) ۱۲ بجے شام خاکسار کے ماموں محترم سردار بخش صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے کئی سال بیماری کی شدید تکلیف میں گزارے خصوصاً پچھلا سال تو موت وحیات کی کشمکش میں گزرا لیکن ساری تکالیف کو آپ نے صبر وہمت سے برداشت کیا آپ نے اپنے پیچھے کوئی بچہ یا بچی یادگار نہ چھوڑی تمام عمر مجھ سے ایک سی محبت وشفقت کی اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے پچھلے سال سے خاکسار کے خاندان کو بہت سے صدمات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے احباب سے گزارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فوت شدگان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور پریشانیوں سے نجات دے آمین۔

نئے سال کی ابتدا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء نے جماعت میں مالی قربانی کی ایک بے مثال روح پیدا کر دی ہے۔ دنیا دار لوگ نئے سال کی ابتداء کسی جشن وغیرہ سے کرنا چاہتے ہیں تو اس خدائی جماعت کے افراد نئے سال کی ابتداء مالی قربانی سے کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ متعدد افراد کی طرف سے یہ اطلاع آرہی ہے کہ انھوں نے تعمیر مسجد یا ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کے دیگر ذرائع کے لئے چندہ ادا کرنے سے نئے سال کو شروع کیا ہے

اگر ہر احمدی نئے سال کی ابتداء کرتے وقت ایسے ہی پاکیزہ جذبات مدنظر رکھے تو انشاء اللہ ہم چہار اطراف میں اسلام کا غلبہ بہت جلد دیکھ لیں گے۔ جملہ مخلصین جماعت اپنا محاسبہ فرمائیں کہ کیا انھوں نے اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کے تقاضے پورے کر دیئے ہیں؟

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جا چکا ہے جس کے ضمن میں الفضل اور سرکلر چٹھیوں کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام جماعتی اور انفرادی طور پر احباب کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول)

آل ربوہ باسکٹ بال لیگ ٹورنامنٹ کا افتتاح

مورخہ ۱۱ دسمبر کو بعد نماز عصر تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال گراؤنڈ میں آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم میر حبیب علی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف فزیکل ایجوکیشن چٹاگانگ ریجن (مشرقی پاکستان) نے کیا۔ یہ ٹورنامنٹ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن سے منظور شدہ ہے جو لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے اور اس میں صرف ربوہ کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا پہلا میچ تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں کالج کی ٹیم جیت گئی۔

شام کو مکرم میر حبیب علی صاحب نے "صحت جسمانی اور کامیابی" کے موضوع پر فضل عمر ہوسٹل کے طلبہ سے خطاب کیا۔ تقریر کے بعد طلبہ نے معزز مہمان سے مشرقی پاکستان کے متعلق اور بعض دیگر موضوعات پر سوالات پوچھے۔

(پریذیڈنٹ باسکٹ بال تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رمضان المبارک اور اطفال

۱۔ تربیت کے لئے بہترین وقت

رمضان المبارک کا مہینہ ہے والدین اور عہدیداران اطفال کی تربیت کی طرف اس ماہ میں خاص توجہ دیں

۲۔ رمضان المبارک میں دعاؤں کا موقع بہت ملتا ہے اور والدین کی دعائیں اپنے بچوں کے حق میں مقبول ہوتی ہیں لہذا درخواست ہے کہ والدین اور عہدیداران دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احمدی بچوں کو حقیقی رنگ میں اسلام کا خادم بنائے۔ آمین۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امریکہ میں ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

صوفی کریم اللہ صاحب زیدی ابن صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید ربوہ گزشتہ سال Pharmacology (علم الادویہ) میں پی ایچ ڈی کرنے امریکہ گئے تھے انھیں وہاں پر ایک گھاس جسے "Jimson weed" کہتے ہیں تجزیہ کے لئے دی گئی تھی یہ ایک پودا ہے جو امریکہ میں ہوتا ہے جسے جانور کھا لیں تو مر جاتے ہیں اس پر پہلے تحقیقات نہیں ہوئی۔ انہیں اس کے تجزیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے جس پر ان کے پروفیسر نے خوش ہو کر مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے۔

"میں خوش ہوں کہ آپ نے اس مسئلہ پر جو آپ کو تفویض کیا گیا تھا۔ اتنے قلیل عرصہ میں اس قدر اہم کام کر لیا ہے"

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس نوجوان کو وہاں کے مسموم ماحول سے محفوظ رکھتے ہوئے عظیم الشان علمی ترقیات عطا کرے اور اسلام اور احمدیت اور ملک وقوم بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مفید اور بابرکت وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸